رجسٹرڈ ایل نمبر

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجا لانیوالا اخبار

یہدی اللہ لنورہ من یشاء

نور

ایڈیٹر ــ شیخ محمد یوسف

وا دالامان قادیان

جلد ۱۹ — نمبر ۶

مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۲۷ء

KHILAFAT LIBRARY

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے تین روپے (للعہ)
ششماہی " ایکروپیہ ۱۲ آنہ (عہ)
سالانہ سرپرستوں سے دس روپے (للعہ)
" امراء سے پانچ روپے (للعہ)
" ممالک غیر سے ۶ شلنگ

مقاصد

۱- اسلام کی خوبیوں اور برکات ... اور دیگر مذاہب پر اس کی حقیقت ... کرنا
۲- سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام
۳- اہم فرائض کو ادا کرنا
۳- دیگر مذاہب کے حملوں کا ... جواب ... دینا
۴- راعی اور رعایا کے تعلقات کو قائم کرنا

موتی کوڑیوں کے مول

۲۰ دسمبر سے لیکر یکم جنوری تک سالانہ جلسہ کی خوشی میں حیرت انگیز رعایت

(۱) آریہ مذہب کی حقیقت قیمت ایکروپیہ (۲) ہندو دھرم کی حقیقت ایکروپیہ آٹھ آنہ (۳) ست اوپدیش ایکروپیہ (۴) ایک آریہ کے چھ سوالوں کا جواب آٹھ آنہ ۵ مسلمانوں کے احسان سکھوں پر ۴/- ۶ سکھ اور مسلمان ۶/- ۷ تفسیر سورہ اخلاص ۶/- ۸ برکات اسلام ۶/- ۹- قضیہ گائے پر تنقیدی نظر ۲/- ۱۰ ہندو دھرم و سوراج ۱/- ۱۱ سکھ دھرم اور اذان ۱/- ۱۲ اذان کا گورمکھی ترجمہ ۱/- ۱۳ گوروکی بانی گورمکھی ۱/-

ان تیرہ کتابوں کے سٹ کی قیمت پانچ روپے بارہ آنہ ہے مگر ۲۰ دسمبر تا یکم جنوری صرف دو روپے ۱۴/- یعنی نصف قیمت انہیں سے بعض کتابوں کے نسخے تو گنتی کے ہی رہ گئے ہیں چند روز کے بعد یہ نایاب ہو جائینگی سکھوں اور آریوں میں انسے بڑھکر تبلیغ کیلئے اور کتابیں آپکو مشکل ہی سے ملیں گی بلا مبالغہ ایک ایک کتاب ہزار ہا اوراق کی دیدہ ریزی کا نتیجہ ہے ایک ہفتہ اپنے پاس رکھکر اور پڑھکر نا پسند ہو بشرطیکہ کوئی ورقہ خراب نہ ہو آپ بے تکلف قیمت واپس لے سکتے ہیں اس موقعہ کو غنیمت سمجھو اور فوراً یہ سٹ خرید لو ملنے کا پتہ منیجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور

سریع الاثر اور مقبول عام ادویات پر

حیرت انگیز رعایت

صرف ۲۰ دسمبر سے لیکر یکم جنوری تک

موتی سرمہ رجسٹرڈ جو جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے ایک تولہ کے خریدار سے بجائے دو روپے آٹھ آنہ کے صرف دو روپے

اکسیر البدن رجسٹرڈ جو جملہ جسمانی اور دماغی کمزوریوں کا ایک ہی علاج ہے بجائے پانچ کے چار روپے

موتی دانت پوڈر رجسٹرڈ جو جملہ عوارض دندان کا مسلمہ علاج ہے بجائے ایک روپے کے صرف بارہ آنے

اکسیر معدہ جو معدہ کی کل بیماریوں کے لئے بمنزلہ تریاق ہے بجائے دو روپے کے ایکروپیہ دس آنہ پھر اسپر لطف یہ کہ اگر یہ ادویات خدا نخواستہ آپکے مفید نہ بیٹھیں تو حلفیہ شہادت پر اپنی قیمت واپس لو اس سے بڑھکر اور کیا تسلی چاہیے

منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

(روز بازار الیکٹرک پریس ہال بازار امرتسر میں باہتمام شیخ عبد المجید پرنٹر کے چھپا اور شیخ محمد یوسف پبلشر نے قادیان ضلع گورداسپور نور بلڈنگ سے شایع کیا)

نور اینڈ سنز کی تیر بہدف و شہرۂ آفاق دوائیں

KHILAFAT LIBRARY

موتی سرمہ رجسٹرڈ

ضعف بصر۔ گرے۔ جلن پھولا۔ جالا۔ خارش چشم پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوند۔ ابتدائی موتیابند غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جناب ملک مولابخش صاحب کلرک آف کورٹ حصار سے لکھتے ہیں کہ "پچھلے سال میرے لڑکے کی آنکھوں کو بوجہ گروں کے سخت تکلیف تھی۔ مدرسہ جاتا تو واپس آجاتا کہ آنکھیں درد کرتی ہیں ایک دوست ڈاکٹر نے اسے عینک تجویز کر دی تھی۔ اس سے بھی اسے فائدہ نہ ہوا۔ دوسرے ڈاکٹر صاحب نے اسے تجویز فرمایا کہ بجلی سے لکرے جلانے پڑیں گے۔ اس ارادہ کی تکمیل کا خیال ہی تھا کہ میر محمد اسحاق صاحب کے سرٹیفکیٹ کی وجہ سے جو درج اخبار ہوا تھا میرا دل ہوا کہ آپ کا موتی سرمہ بھی استعمال کر کے دیکھ لوں۔ چنانچہ ایک شیشی آپ سے منگوائی گئی۔ اس کے چند ہی روز کے استعمال کے بعد تکلیف رفع ہو گئی۔ اور وہ اب بغیر عینک باقاعدہ پڑھتا ہے۔ اب بفضل خدا اس کی آنکھیں بالکل تندرست ہیں۔ اور اس کے لئے میں آپکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں" فی تولہ صرف دو روپے آٹھ آنہ محصولڈاک علاوہ

اکسیر البدن آپکو کیا فائدہ دیگی

(۱) موسمی عوارض نزلہ بخار زکام و کھانسی وغیرہ سے آپکی حفاظت کریگی۔ (۲) پٹھوں کو مضبوط بنائیگی (۳) دل و دماغ کو تقویت دیگی (۴) گندے خون کو صاف کریگی اور عمدہ خون پیدا کریگی (۵) جسم کو چست بنائیگی (۶) دلمیں نئی امنگ (۷) اعضا میں نئی ترنگ (۸) اور دماغ میں نئی جولانی پیدا کریگی۔ (۹) معدہ کو تقویت دیگی (۱۰) اگر جوان ہیں تو آپ کی جوانی کی حفاظت کریگی (۱۱) اگر آپ کمزور ہیں تو آپکو زور آور بنائیگی (۱۲) اگر آپ زور آور ہیں تو پہر آپکو شہ زور کریگی۔ (۱۳) اگر آپ بوڑھے ہیں تو بڑھاپے کے عوارض سے آپکو بچائیگی غرضیکہ اکسیر البدن کے استعمال کے بعد آپ خوب محنت کر کے روپیہ کما سکیں گے جس سے آپ اور آپکے بال بچے خوشی سے زندگی بسر کریں گے اور عمدہ صحت پاکر آپ خدا کی عبادت بھی خوب بجالائیں گے۔ جس سے آپ خدا کی خوشنودی حاصل کر کے دین و دنیا میں کامیاب ہوں گے۔ لہذا اگر آپ کو اپنی صحت کا کچھ بھی خیال ہے۔ جس کے بغیر بلاشبہ انسان زندہ درگور ہے تو پھر آپ کو آج سے ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دینا چاہیئے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچروپے محصولڈاک علاوہ

ایک حکیم کی شہادت

جناب حکیم پیر سراج الحق صاحب نعمانی سرساوی لکھتے ہیں کہ یہ دوا مجھے نہایت ہی مفید ثابت ہوئی۔ اعصابی کمزوری۔ دہوکمر جاتا رہا۔ نزلہ کی شکایت اور سستی کافور ہو گئی۔ بھوک کھل گئی۔ میں طبی خیال سے کہہ سکتا ہوں کہ بیشک یہ دوا ہر مرد و عورت پیر و جوان کے لئے بیحد مفید ہے"

> **پہلی اطلاع** دفتر نور مسجد منارہ والی سے جانب جنوب ہے جلسہ میں شامل ہونیوالے دوست نوٹ کر لیں۔
>
> **دوسری اطلاع**۔ سالانہ جلسہ میں مصروفیت کی وجہ سے آئندہ بجائے ۳ جنوری کے ۷ جنوری کو پرچہ شائع ہوگا

موتی دانت پوڈر رجسٹرڈ

حکما اور ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ گندہ منہ اور میلے دانت ہزارہا بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو مقدم و ضروری سمجھتے ہیں۔ تو آج سے ہی موتی دانت پوڈر کا استعمال شروع کر دیں۔ جو دانتوں کی کل بیماریوں کو دور کرتا۔ انہیں فولاد کی طرح مضبوط بناتا۔ اور موتیوں کی طرح چمکاتا۔ بدبو دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ گوشت خورہ دانتوں سے خون یا پیپ آنا۔ دانتوں پر میل جمنی۔ یا انکا زرد رنگ رہنا اور منہ سے پانی کا آنا۔ غرضیکہ جملہ امراض دندان کیلئے موتی دانت پوڈر اکسیر کا حکم رکھتا ہے قیمت فی شیشی

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی شہادت

جناب محمد الدین صاحب بی۔ اے سابق معلم مشنری شکاگو امریکہ حال تعلیم الاسلام قادیان لکھتے ہیں کہ میں نے یہ موتی دانت پوڈر استعمال کیا۔ بہت مفید پایا۔ علاوہ دانتوں کو سفید اور صاف کرنیکے یہ مسوڑوں کے لئے بھی نہایت مفید ہے۔ میرے ایک دانت میں درد تھی۔ اس میں بہت تک تخفیف ہو گئی"

اکسیر معدہ

یہ کون نہیں جانتا کہ کمزور معدہ انسانی زندگی نکما بنا دیتا ہے۔ جس کا نتیجہ درد شکم اپھارہ باد پیٹ کا گڑگڑانا۔ بدہضمی کمی بھوک۔ ترش ڈکاریں قے۔ جی کا متلانا۔ ہیضہ پیچش۔ جگر و تلی کا بڑہ جانا وغیرہ ہوتا ہے۔ اکسیر معدہ نہ صرف ان عوارض کو دور کرتی ہے۔ بلکہ ہاضمہ کو تیز بھوک کو بڑہاتی معدہ کو طاقت دیتی اور رنگ کو نکھارتی ہے یہ دوا ہر ایک بال بچے دار کے گھر میں ہر وقت موجود رہنی چاہیئے۔ کیونکہ صحت کا مدار قوی معدہ پر ہے۔ اگر آپ کو کھانا خوب ہضم ہوتا ہے وقت پر بھوک لگتی ہے۔ تو آپ کے لئے سادہ غذا بھی نعمت عظمیٰ سے کم نہیں۔ اگر یہ بات نہیں تو پھر مرغن اور لذیذ غذا بھی محض وبال جان ہیں۔ اس لئے اگر آپ اپنے معدہ کو قوی بنا کر لطف زندگی سے بہرہ اندوز ہونا چاہتے ہیں تو آج سے اکسیر معدہ کا استعمال شروع کر دیں۔ قیمت ایک شیشی صرف دو روپے

المشتہر

مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سالانہ جلسہ میں شامل ہونیوالے دوستوں کے لیے چند ضروری ہدایات

میں اپنے گذشتہ دو تین پرچوں میں اس امر پر بہت حد تک وضاحت سے لکھ چکا ہوں۔ کہ احمدی دوستوں کو اس مرتبہ اپنے ان دور افتادہ بھائیوں کو بھی اس پاک تقریب اور روحانی مجلس میں شامل کرنے کے لئے پوری سعی سے کام لینا چاہیئے۔ جو آج تک نہ صرف اس تقریب سعید میں شامل ہی نہیں ہو سکے۔ بلکہ وہ ایک یا دوسری وجہ سے بدظن بھی ہیں۔ اور در اصل بعد اور دوری ہی سو بدظنیوں کی ایک بدظنی ہے۔ لہذا جب یہ دوست اپنی آنکھوں دیکھ لیں گے۔ کہ احمدی لوگ ارکان اسلام کس شدت سے پابند ہیں۔ تو بلاشبہ ان لوگوں کی بدظنی خود بخود دور ہو جائے گی۔ ہر ایک نیکی اپنے اندر ایک خاص خوبی رکھتی ہے۔ مگر کسی روح کو روحانی دولت سے سرفراز کرنا یہ نیکی سب نیکیوں کی سرتاج ہے۔ اس لئے میں اپنے احمدی بھائیو سے بجا طور پر یہ توقع رکھ سکتا ہوں۔ کہ وہ اس سالانہ اجتماع میں ایسے دور افتادہ دوستوں کو شامل کرنے کے لئے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑیں گے۔

(۲) ہر ایک احمدی اپنے ایسے نو وارد بھائی کے لئے قربانی کے واسطے مستعد رہے۔ خود تکلیف اٹھا کر اس کے لئے راحت کا سامان پیدا کرے۔ اس کے لئے اچھا کھانا اور اچھی جگہ کے مہیا کرنے کے لئے آمادہ رہے۔ اگر خود کھڑے ہو کر لیکچر سننا پڑے۔ تو بخوشی قبول کرے۔ مگر اپنے نو وارد دوست کے لئے عمدہ نشست کے فراہم کرنے میں کبھی دریغ نہ کرے۔

(۳) ایک اور ضروری بات بھی میں نو وہنوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ لوگ عام طور پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے لیکچر میں تو جمع ہو جاتے ہیں۔ مگر دوسرے لیکچروں میں عام طور پر لوگ ادھر ادھر چلتے پھرتے رہتے ہیں۔ آدمیوں کا زیادہ سے زیادہ ۱/۲ حصہ تو لیکچر گاہ میں ہوتا ہے۔ بقیہ ۱/۲ حصہ لیکچر گاہ کے باہر مختلف جگہوں میں گروہ در گروہ کئی ایک الگ الگ جلسے منعقد کر لیتا ہے۔ اور یہ نہایت ہی معیوب امر ہے۔ بلاشبہ حضرت کا لیکچر تو مردوں کو زندہ کرنے والا ہوتا ہے۔ اس میں لوگوں کا جمع ہو جانا قدرتی امر ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی کلام نہیں۔ کہ بقیہ لیکچرار بھی حضرت کی اجازت سے ہی کھڑے ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک لیکچر اپنے اندر کوئی نہ کوئی خوبی ضرور رکھتا ہے۔ دوستوں کا ان تقریروں کے سننے سے محروم رہنا کوئی اچھا فعل نہیں۔ بلکہ ایک گونہ بدقسمتی کا موجب ہے۔ آپ لوگ اپنے گھر سے الگ ہوئے۔ سردی کی زحمت بھی گوارا کی روپیہ کی بھی قربانی کی سفر کی کوفت بھی اٹھائی پھر کس قدر افسوس ہوگا کہ آپ لیکچروں کے سننے سے محروم رہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ بعض لوگوں کا معیار ان لیکچروں کی نسبت بہت بلند ہو۔ چلو ایسا ہی سہی بہر حال وہ لیکچر جو آپ کی نظر میں کمتر ہے۔ باہر علیحدہ علیحدہ گروہ در گروہ بنا کر گپ شپ سے تو اچھا ہی ہے۔ پھر اگر آپ کا دل کسی لیکچر پر نہیں بھی لگتا۔ تو کم از کم اس نقطہ خیال کو تو کبھی بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ کسی لیکچر میں بیٹھنا اور سننا حضرت کے ارشاد کی تعمیل تو ضرور ہے۔ کیا یہ امر کوئی کم ثواب کا موجب ہے اور پھر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ وہ لیکچر جو آپ کے نزدیک ردی کھا اور پھیکا ہے۔ اگر آپ توجہ سے سنیں گے تو آپ اس میں بھی کئی ایک ایسے نکات اور مفید معلومات پائیں گے۔ جو بلاشبہ موتیوں کے مول سستے ہونگے۔

(۴) جن دوستوں کو اللہ تعالےٰ نے پڑھنے لکھنے کی توفیق دی ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ نوٹ بک اور پنسل اپنے ہاتھ میں رکھیں۔ اور جو معلومات نئے معلوم ہوں۔ انہیں فوراً نوٹ کرتے جائیں۔ اور پھر جب جلسہ کے ختم ہونے کے بعد دوست ان نوٹوں پر نظر ڈالیں گے۔ تو وہ اپنے قبضہ میں ایسے معلومات کا ذخیرہ پائیں گے۔ کہ اگر وہ خود تمام عمر مطالعہ کرتے رہتے تو شاید اتنا مفید مصالحہ نہ جمع کر سکتے۔

(۵) اگر آپ کے ساتھ چھوٹے بچے ہوں تو آپ کو ان کی حفاظت سے قطعاً غافل نہ رہنا چاہیئے۔ گذشتہ سال ہی ایک چھوٹی بچی اپنے والدین سے جدا ہو گئی اور ایک دو سکھ اسے لئے جا رہے تھے۔ اور اتفاقاً وہ بچی ایک احمدی دوست کی نظر پڑ گئی۔ اور اس نے بڑی مشکل سے اس لڑکی کو ان لوگوں سے چھڑایا۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اگر آپ کے ساتھ چھوٹے بچے ہوں تو ان کی حفاظت کے لئے آپ کو کسقدر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

(۶) جلسہ کے ایام میں قادیان میں کافی سردی ہوتی ہے ہر ایک بھائی کو اپنے ساتھ کافی بستر رکھنا چاہیئے۔ بعض دوست یہ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ زیادہ بستر اٹھانے کی کیا ضرورت ہے وہاں جا کر فلاں دوست سے ایک دو روز کے لئے بستر مانگ لیں گے مگر یہ غلطی ہے۔ ایام جلسہ میں قادیان میں شاید ہی کوئی مکان ایسا ہو۔ جہاں مہمانوں کی رہائش نہ ہو۔ اور ہو سکتا ہے کہ جہاں آپ کی نظر ہو۔ وہاں پہلے ہی مہمان پہنچ چکے ہوں آپ کو اپنے ساتھ بستر لانے سے قطعاً غفلت سے کام نہ لینا چاہیئے۔

(۷) ایسی بھیڑ بھاڑ میں چور اور اچکوں کو بھی خوب موقع ملتا ہے اگر آپ کے پاس نقدی یا از قسم نقدی کوئی چیز ہو تو اس کی آپ کو خوب حفاظت رکھنی چاہیئے۔ یا تو بیت المال میں بطور امانت جمع کرا دیں۔ یا اپنے کسی معتبر دوست کے سپرد کر دیں۔

(۸) ایام جلسہ میں دفتر نور صبح ۷ بجے سے ۹ بجے تک کھلا رہیگا اور پھر شام ۳ بجے سے ۱۰ بجے تک جن دوستوں کو دفتر نور سے کوئی کام ہو وہ ان اوقات میں تشریف لا سکتے ہیں ایام جلسہ کے علاوہ دفتر نور صبح ۷ سے شام کے قریباً ۹ ۱/۲ تک کھلا ہی رہیگا۔

(۹) ایام جلسہ میں تبلیغی گورمکھی ٹریکٹ دفتر نور سے آپکو مفت ملیں گے

(۱۰) موتی سرمہ جو جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے اور اکسیر البدن جو جملہ دماغی و جسمانی کمزوریوں کا ایک ہی علاج ہے اور موتی دانت پوڈر وغیرہ یہ مفید ادویات بھی آپ کو دفتر نور سے ہی ملیں گی۔ اور یہ تو دوستوں کو معلوم ہی ہے۔ کہ دفتر نور منارہ والی مسجد سے جانب جنوب صرف ایک دو قدم کے فاصلہ پر ہی ہے مسجد میں کھڑے ہو کر جب آپ جانب جنوب دیکھیں گے۔ تو دفتر نور کا سائن بورڈ فوراً آپ کی نظر پڑے گا۔

شذرات

یہ شدھی پولٹیکل ہے یا مذہبی

۲۷ اکتوبر کے آریہ گزٹ میں پنڈت رلا رام ایم ۔اے پروفیسر دیانند کالج ہوشیار پور لکھتے ہیں کہ ۔" اعلیٰ درجہ کے اخلاق اور تہذیب کی ترقی کے واسطے پولٹیکل طاقت ایک اعلیٰ درجہ کی شکتی (طاقت) ہے" پھر آگے چل کر آپ لکھتے ہیں کہ اگر آپ عزت اور حرمت کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ تو اپنی کمزوری کے سرچشمہ کو بند کردو اچھوت پن نے آپ کی سمشٹی جیون کو نشٹ (برباد) کر دیا ہے آؤ اچھوت پن کے ٹیکہ کو دھو کر پھر اپنے بزرگوں کے تیج کو حاصل کریں۔ تاکہ ہم پھر عزت کی زندگی بسر کر سکیں اور انسان کہلا سکیں بےحرمتی کی زندگی سے موت بہتر ہے"۔

اب یہ اقتباس زبان حال سے کہہ رہا ہے۔ کہ آریوں کا اچھوت لوگوں کو اپنے ساتھ ملانا کسی مذہبی یا روحانی جذبہ کے ماتحت نہیں۔ بلکہ ایک پولٹیکل اور سیاسی حیثیت رکھتا ہے۔ اور ہے بھی صحیح کیونکہ بقول لالہ لاجپت رائے صاحب مذہبی نقطہ خیال سے ہندو ویدیا آریوں میں اس مجوزہ شدھی کا دروازہ شروع سے ہی بند رہا ہے مگر الحمد للہ کہ مسلمانوں نے کبھی کسی کو سیاسی جذبہ سے محرک ہو کر مسلمان نہیں بنایا ۔ ان کا نقطہ نگاہ ہمیشہ مذہبی ہی رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں نہ تو کوئی فرقہ ہے اور نہ ہی اچھوت پن کی وبا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

یہ کہاں تک درست ہے

۳۰ اکتوبر کو لائل پور میں سناتن دھرم بار کانفرنس کا جلسہ ہوا جس کے صدر باوا ڈنگا سنگھ صاحب رئیس اعظم لاہور تھے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ۔

"گورو نانک صاحب نے گرے ہوئے سناتن دھرمیوں کو پھر ابھارا تھا ... دسوں بادشاہیوں کی تاریخ کے صفحہ صفحہ سناتن دھرم کے ادھار (اصلاح) کے کارناموں سے بھرپور ہے"۔

یہ صحیح ہے اور ہمیں صدر کی رائے سے قطعی اتفاق ہے کیونکہ گورو صاحب نہ تو جنیو کے قائل تھے۔ اور نہ چوٹی کے اور نہ وید مقدس کو آکاش بانی سمجھتے تھے۔ اور نہ تیرتھ یاترا اور دیوی دیوتا مورتی پوجا وغیرہ کے قائل تھے۔ صرف ایک وحدہٗ لاشریک کے پرستار تھے۔ غالباً باوا صاحب موصوف کی بھی اس اصلاح سے یہی اصلاح مراد ہوگی مگر اب سوال یہ ہے کہ کیا کم ازکم باوا صاحب خود شری گورو نانک دیوجی مہاراج کے اس اصلاح یافتہ سناتن دھرم سے اوروں کو مستفیض کریں گے ۔

شری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج اور دیوی پوجا

یہی صدر صاحب آگے چل کر اپنی تقریر میں فرماتے ہیں کہ:۔

"اس دسویں بادشاہ نے جاتی کو دھرم پراتن اور ویر (بہادر) بنانے میں کیا کیا معجزے کر کے دکھائے ہیں چنا دیوی بر تانت اور کھڑگ کی استتی (تعریف) ایسے دیکھتے اور پرزور الفاظ میں لکھی گئی ہے کہ جو کوئی بھی پڑھتا ہے پھڑک اٹھتا ہے"!

جہاں تک میں نے سکھ مذہب کا مطالعہ کیا ہے شری گورو صاحب ایک اکال کے پرستار تھے۔ دیوی پوجا وغیرہ کو ان کی طرف منسوب کرنا نہ صرف صحیح نہیں بلکہ الزام ہے گورو صاحب اپنے اقوال میں صاف فرماتے ہیں

کشن بشن کبھو نہ دھیاؤں

جو بر چاہوں سو تم سے پاؤں

پھر آپ فرماتے ہیں :"آدھ انت ایکو اوتارا سوئی گور سمجھو ہمارا"! کیا ان اقوال کی موجودگی میں شری گورو صاحب پر دیوی پوجا کا وہم ہو سکتا ہے ۔میرے خیال میں ضرورت ہے کہ سکھ لوگ گورو صاحبان کی سوانح حیات کے متعلق چند ایک چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ لکھ کر بکثرت تقسیم کریں ۔تاکہ لوگ گورو صاحبان کی نسبت کسی غلط فہمی پیدا کرنے سے بچیں۔

کتاب مدر انڈیا اور ہندو پبلک

امریکہ کی ایک عیسائی عورت مس میو نے مدر انڈیا کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے ۔جس کے برخلاف تمام ہندو پبلک میں ایک شور مچا ہوا ہے۔ میرے خیال میں اس بے جا شور سے کوئی فائدہ نہیں ۔ دو ہی صورتیں ہیں ۔یا تو مدر انڈیا میں جو کچھ لکھا گیا ہے ۔ اس کا کچھ حصہ یا سب راست ہو ۔ اور یا غلط ہو۔ اگر اس کا سب یا کچھ حصہ درست ہو تو ہمارے ہندو دوستوں کو اس کی اصلاح کے درپے ہونا چاہیئے ۔ اور اگر غلط ہو تو پھر اس کی تردید شائع کر دینی چاہیئے۔ مجھے آج تک اس کتاب کے پڑھنے کا موقع نہیں ملا۔ ہاں اس کتاب کے چند ایک اقتباسات مختلف اخبارات میں دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے ۔ ان اقتباسات کو پڑھ کر میں اس قدر ضرور کہہ سکتا ہوں کہ مس میو نے اس کتاب میں اس سے کچھ زیادہ نہیں لکھا ۔جتنا کہ سوامی دیانند صاحب نے ستیارتھ پرکاش میں ہندوؤں کے مختلف فرقوں اور ان کے رسم و رواج کا ذکر کرتے ہوئے ۔ ان کے برخلاف لکھا ہے ۔ اگر شری سوامی دیانند صاحب کی یہ آواز ہمارے ہندو دوستوں کے نقطہ خیال سے اپنے اندر ایک اصلاحی جذبہ رکھتی ہے ۔ تو پھر زیادہ اچھا ہو کہ مس میو کی آواز کو بھی اسی رنگ میں لیا جائے ۔ ہاں جہاں جہاں ہمارے ہندو بھائیوں کے نزدیک مس موصوف نے خلاف واقعہ لکھا ہو اس کی تردید کر دینی چاہیئے ۔

مسلمانوں پر بھائی پرمانند کی نظر کرم

منادی اپنے ۱۱ نومبر کے اشو میں لکھتا ہے کہ مشہور دریدہ دہن لیڈر پرمانند صاحب نے ابھی حال میں کلکتہ کے البرٹ ہال میں ہندوؤں کے سامنے ایک اشتعال انگیز تقریر کی اور اس میں یہ بھی کہا کہ

"جتنے زیادہ طاقتور مسلمان ہوں گے ۔ سوراج کا حاصل کرنا مشکل ہو جائے گا"!

ہمارے ہندو دوستوں کی یہ بھول ہے کہ وہ مسلمانوں کو کمزور کر کے بجائے سوراج کے رام راج حاصل کر لیں ہندوستان میں اگر کبھی سوراج ہوا تو وہ مسلمان اور ہندوؤں کے کندھوں پر ہی ہوگا۔ اگر مسلمان یہ کہیں کہ ہم ہندوؤں کو کمزور کریں ۔ تو یہ ان کی غلطی اور اگر ہندو یہ کہیں کہ ہم مسلمانوں کو کمزور کر دیں ۔ تو یہ ان کی بھول ہے ہندوستان کے اچھے دن ہندو اور مسلمانوں کے اتفاق کے ساتھ وابستہ ہیں ۔ اور بھائی پرمانند جیسے لوگوں کے اس قسم کے خیالات بلاشبہ بجائے ہندو اور مسلمانوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کے ایک دوسرے میں آزردگی

KHILAFAT LIBRARY

کشیدگی پھیلانے کا موجب ہو رہے ہیں۔ لہٰذا ایسے خیالات سے جہاں تک ہو سکے ہندو مسلمانوں کو بچنا چاہیئے۔ اگر لوگ ایسے لیڈروں کو منہ نہ لگائیں۔ تو ہندوستان کی یہ بگڑی ہوئی فضا ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی ٹھیک ہو سکتی ہے۔

ذرا اپنے گریبان میں بھی منہ ڈالئے

۱۰؍ نومبر کا پرکاش لکھتا ہے کہ۔ "احمدی جماعت کی پیدائش گویا پیغام نفاق تھا۔ اس تحریک نے ہندو مسلم اتحاد کے پرخچے اڑا دیئے۔ اور اس زمین ہند میں گویا ایسا بیج بویا جو روز بروز ترقی پذیر ہے۔ اور جس نے آج قریباً سارے ملک کو اپنے خونخوار پنجہ میں لے لیا ہے۔"

آؤ ہم واقعات کی پڑتال کریں ستیارتھ پرکاش کے آخری ابواب میں مسلمانوں کے بزرگوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ناقابل عفو گستاخی کر کے کس جماعت نے نفاق کا خطرناک بیج بویا۔ نقل کفر کفر نباشد رنگیلا رسول و چتر جیون۔ سیر دوزخ بلیدان چتر اودنی لکھ کر کس جماعت نے امن کے خرمن پر برق گرائی۔

برخلاف اس کے ہندوستان میں احمدی جماعت ہی وہ جماعت ہے۔ جس نے ہندوؤں کو پیغام صلح دیا۔ جس نے رام چندر اور کرشن وغیرہ بزرگوں کو رسول اور برگزیدہ کہا۔ یہی وہ جماعت ہے۔ جس کے امام نے ایک شخص کو اس لئے جماعت سے خارج کر دیا کہ وہ باوجود صریح ممانعت کے لک چھپ کر گائے کا گوشت فروخت کرتا تھا۔ یہی وہ جماعت ہے۔ جس کے امام نے سکھوں کے کہنے پر ایک ضخیم کتاب کو فوراً ضبط کرا دیا کہ اس میں سکھ گوروؤں کی شان میں گستاخی کا احتمال تھا۔ بتائیے بندہ پرور اب کس جماعت کے طرز عمل نے خرمن امن پر بجلی گرائی۔

کیا پرکاش میں یہ جرأت ہے کہ جس طرح اس کا سالم نوٹ دیکر واقعات کو کسوٹی پر کسا ہے اسی طرح وہ بھی میرا سالم نوٹ دیکر تنقید کا حوصلہ کرے۔ ہرگز نہیں۔

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

آریہ سماجیوں کے لئے قابل تقلید

اس عنوان سے ۲۰؍ نومبر کا پرکاش لکھتا ہے۔ کہ:-

"احمدیوں کی مٹھی بھر جماعت دیس بدیس دونوں جگہ تبلیغ کا کام جس مستعدی سے کر رہی ہے۔ وہ اس قابل ہے۔ کہ آریہ سماجی نوجوان اس سے سبق حاصل کریں اور زبانی ہی نہیں بلکہ عمل سے بھی ویدک دھرم کا عالمگیر ہونا ثابت کریں۔

بھارت میں ہی نیز بھارت سے باہر اور جن ستھانوں پر احمدی مشن کام کر رہے ہیں۔ ان میں ایک ستھان افریقہ ہے جسے نائیجیریا ہے۔ وہاں کے مشن کے کام کے متعلق احمدی اخبار لکھتا ہے۔

ستمبر ۱۹۲۶ء میں چند ایک مسلمان اس علاقہ میں داخل ہوئے۔ جو اپنی مستعدی سے ایک خاص جماعت کے تیار کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ چنانچہ ایک ماہ کے عرصہ میں مسجد بنائی۔ اور اس ماہ میں ایک سکول بھی کھول دیا گیا اس شہر میں جملہ مسلمانوں کی تعداد صرف ساٹھ ہے۔"

نور۔ صرف اسی پر بس نہیں احمدی جماعت کے اندر بے شمار خوبیاں ہیں۔ اگر چاہے تو آریہ سماج اس کی تقلید کر کے ہر دو جہان میں فائز المرام ہو سکتا ہے۔ خدا توفیق دے۔

کانگرس کو مذہبی اکھاڑہ مت بناؤ

امسال کانگرس کا اجلاس بڑے دنوں میں مدراس میں ہونیوالا ہے۔ اس کے متعلق پرکاش لکھتا ہے۔ کہ کانگرس کے موقع پر اگر وہاں پرچار کا پربندھ اعلیٰ پیمانہ پر کیا جائے۔ تو ضروری ہے کہ آریہ ودوانوں کے وچار و خیالات سے پربھاوت ہو کر کئی مدراسی ودوان آریہ سماج میں پرویشٹ داخل ہو جائیں۔"

کانگرس کا اجلاس ایک خالص سیاسی حیثیت رکھتا ہے اس لئے زیادہ مناسب ہے۔ کہ اس جلسہ میں کوئی مذہبی اکھاڑہ نہ جمے۔ منتظمین کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ کانگرس کو ایسی تحریکوں سے الگ رکھیں۔ ورنہ پھر دوسری مذہبی جماعتوں کو بھی یہ حق ہوگا۔ کہ وہ بھی ان ایام میں اپنے اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے وہاں شاخیں کھول دیں اور پھر بعد میں منتظمین کا گلہ اور روک تھام بے فائدہ ہوگی کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ آریہ سماج تو کانگرس کے پنڈال میں کھلے بندوں اپنا پرچار کرے۔ اور دوسرے مذاہب ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھے رہیں جبکہ کانگرس سب کی سانجھی ہے

ترقی اسلام پر ایک ہندو اخبار

جاگرتی لائل پور اپنے ۲۰ نومبر کے اشو میں لکھتا ہے کہ:-

"سنہ ۱۹۰۱ء میں ہندوستان کی مسلمانوں کی تعداد ۶۲۴۵۸۰۷۷ تھی سنہ ۱۹۱۱ء میں ۶۶۶۴۷۲۹۹ ہوگئی اور پھر سنہ ۱۹۲۱ء میں ۶۸۷۳۵۲۳۳ ہوگئی۔"

اب بیس سال کے اندر اندر جو مسلمانوں کی تعداد ۶۲۷۷۱۵۶ بڑھ گئی اس بیس سال کے عرصہ میں کونسا جابر اور قاہر مسلمان بادشاہ ہندوستان پر چڑھ کر آیا جس نے لوگوں کو زبردستی مسلمان بنا کر اس بیس سال کے عرصہ میں ۲ کروڑ سے بھی زیادہ کا اضافہ کر دیا۔ اگر آریہ اخبار اس اضافہ پر ذرا ٹھنڈے دل سے غور کریں گے۔ تو انہیں صاف معلوم ہو جائے گا۔ کہ اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا بلکہ اپنی بے نظیر روحانیت لاثانی کشش اعلیٰ تمدن کی وجہ سے جہاں بھی گیا۔ وہاں اس نے لوگوں کی کایا پلٹ دی۔ اور کروڑوں کو اپنا ہم نوا اور اپنا ہم خیال بنا لیا جو لوگ باوجود اس صریح واقعہ کے اسلام پر پھر بھی الزام لگا رہے ہیں کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا۔ وہ زبردستی کسی ایک کو تو اپنا ہمخیال بنا کر دکھلائیں۔

کلکتہ اتحاد کانفرنس اور مسلمان

پچھلے دنوں جو کلکتہ میں اتحاد کانفرنس ہوئی اس کے متعلق مسلمانوں نے اپنا کیا طرز عمل دکھلایا وہ ذرا آپ پرتاپ کے الفاظ میں ہی ملاحظہ کیجئے۔ چنانچہ ۵ نومبر کا پرتاپ اپنے ۲ صفحے پر لکھتا ہے کہ۔

مولانا ابو الکلام آزاد کی زیر صدارت یہاں خلافت کمیٹی کی طرف سے جلسہ ہوا۔ جس میں ان رزولیوشنوں کی حمایت کی گئی۔ جو کلکتہ میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس تبدیل مذہب۔ گئو کشی اور باجے کے متعلق پاس کئے گئے تھے۔ جلسہ میں یہ رائے ظاہر کی گئی تھی کہ یہ

یہ ریزولیوشن امن قایم کرنے والے ہیں۔ صاحب صدر نے لوگوں سے کہا کہ وہ ریزولیوشنوں پر عمل کریں اور شاہی کمیشن کا متحدہ طور پر بائیکاٹ کریں۔ جسے مقرر کر کے ان کی بے عزتی کی گئی ہے

عام اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ خلافت کمیٹی کے جلسہ میں امن و عافیت کے ساتھ ان قراردوں کی تصدیق کی گئی اور مسلمانوں نے ان پر عمل پیرا ہونے کا عزم کر لیا۔ اس کے خلاف ہندو سبھا کے جلسہ کی کیفیت خود "پرتاپ" ہی کی زبان سے سن لیجئے۔

KHILAFAT LIBRARY

کلکتہ اتحاد کانفرنس اور ہندو

چنانچہ یہی پرتاپ ہی اتحاد کانفرنس کے متعلق ہندوؤں کے طرز عمل کا یوں ذکر کرتا ہے۔

"صوبجاتی ہندو و دیا و نشل ہندو سبھا کی طرف سے ایک جلسہ کیا گیا جو شور و شر کے درمیان میں منتشر کرنا پڑا۔ مسٹر ہریندر ناتھ صدر تھے۔ اپنی تقریر میں کہا کہ اتحاد کانفرنس میں جو ریزولیوشن پاس کئے گئے ہیں۔ وہ قابل عمل نہیں ہیں (غور فرمایئے کہ ہندو رہنما کس طرح سچی بات کہنے سے ڈرتے ہیں۔) ہم چاہتے ہیں کہ یہاں امن قایم ہو۔ اس کے بغیر حصول سوراج ناممکن ہے۔ آپ نے کانگرس سے کہا کہ وہ ہندو سبھا کی رائے حاصل کیا کرے کیونکہ اس کے تعاون کے بغیر اتحاد ناممکن ہے۔ آپ نے یہ بھی رائے دی کہ گئو کشی کے متعلق ان وجوہ پر پابند رہنا چاہئے جو کہ بدایوں اتحاد کانفرنس کلکتہ کی قرار داد و گئو کشی کرنے کے متعلق صدر صاحب کی دیانتداری... جلسہ میں مسٹر ستیندر چندر مترا ممبر اسمبلی اور بابو سبھاس چندر بوس نے بھی تقریریں کیں۔ سبھاش بابو نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ مساجد کے سامنے باجہ بجانے کے متعلق اپنے حق کو منوانے میں ہندوؤں نے پولیس کی امداد طلب کی ہے۔ آپ نے ہندو سبھا کو چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ کلکتہ میں گئو کشی کو بند کرانے کے لئے اس نے کیا کیا ہے۔ اسپر حاضرین میں سے چند ایک نے اعتراض کیا۔ جس سے جلسہ شور و شر میں منتشر کرنا پڑا۔

اب یہ دونوں واقعات مذکورۃ الصدر دونوں جماعتوں کے طرز عمل کی منہ بولتی تصاویر ہیں۔ اب ہر دو میں سے کون اتحاد کی طرف قدم اٹھانے سے گریز کر رہا ہے۔ کیا اس بین حقیقت کے سامنے بھی اس کی تشریح کی ضرورت ہے۔ ہندوستان کا امن ہندو مسلم اتحاد سے ہی وابستہ ہے۔ اور یہ اتحاد تبھی ہو سکتا ہے۔ کہ ہم ایکدوسرے کے لئے قربانی کرنا سیکھیں اور ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کریں۔ اور جب تک یہ بات نہیں اتحاد کی منزل ہمیشہ دور ہی رہے گی۔

پرتاپ اپنی کسوٹی پر

۱ نومبر کا پرتاپ لکھتا ہے کہ "عبد الرشید کو پھانسی ملی اس پر مجھے خوشی نہیں ہوئی۔ بلکہ رنج ہے۔ اور دکھ ہے۔ کہ میرے پتا پرماتما کا ایک پتر اور میرا ایک بھائی اس قدر گمراہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے ہی ایک بھائی کے قتل کو اپنے مذہب کی خدمت سمجھتا ہے۔ مذہب دنیا میں شانتی پھیلانے کے لئے ہے۔ نہ کہ دشمنی اور عداوت بڑھانے کے لئے۔ اس کا کام ہمارے دلوں کو وسیع کرنا ہے۔ نہ کہ تنگ کرنا۔ اگر کسی مذہب کی پیروی سے میرے دل میں کسی خاص جماعت یا قوم کے لئے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ تو سمجھو وہ مذہب نہیں۔ بلکہ دوکانداری ہے۔ مذہب پہلے ہی دنیا میں بدنام ہے۔ ایک گروہ ایسا پیدا ہو گیا ہے۔ جو سمجھتا ہے کہ دنیا میں جسقدر اشانتی ہے۔ وہ مذہب کی ہی بدولت ہے اس لئے وہ کا پرچار کرتا ہے۔ اس گروہ کا پکش مضبوط ہوتا جا رہا ہے"۔

ایڈیٹر صاحب پرتاب کا یہ اودیش بلاشبہ بہت ہی قابل قدر ہے۔ مگر ہم اس اودیش کو جناب سوامی دیانند صاحب آنجہانی کی معرکۃ الآرا تصنیف ستیارتھ پرکاش جسے ہمارے آریہ دوست پانچواں وید کہتے ہیں۔ کی روشنی میں حل کرنا چاہتے ہیں۔ جناب سوامی صاحب موصوف اس کتاب کے صفحہ ۲۴۴ پر فرماتے ہیں کہ "جو ... ایشور کے احکام ویدوں کے خلاف نہیں۔ وہ دہرم ہیں اور جو احکام ویدوں کے خلاف ہیں اسے ادہرم کہتے ہیں" مطلب یہ کہ جو لوگ ویدوں کو مانتے ہیں وہ دہرمی ہیں۔ اور جو ویدوں کو نہیں مانتے۔ وہ ادہرمی ہیں اب دہرم اور ادہرم کی اسقدر تفصیل کے بعد ذرا سوامی صاحب موصوف کا ادہرم کے متعلق ناطق فیصلہ بھی ملاحظہ ہو۔ چنانچہ آپ اسی ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۴۴ پر تحریر فرماتے ہیں کہ "ادہرمی خواہ سب سے بڑھ کر صاحب وسیلہ نہایت طاقتور اور صاحب لیاقت بھی ہو تو بھی اس کی بربادی تنزل و تخریب میں لگا رہے"۔

فرمایئے۔ سوامی صاحب موصوف کے اس اودیش کو پڑھکر آپ کے دل میں ادہرمی (جو ویدوں کو نہیں مانتے ستیارتھ صفحہ ۲۴۴) لوگوں کے لئے کیسا خیال پیدا ہوتا ہے۔ نفرت کا یا محبت کا۔ دوستی کا یا دشمنی کا اور اب آپ کے ہی کلیہ کے ماتحت وہ مذہب جو ایسی تعلیم دیتا ہے۔ وہ مذہب ہے یا دوکانداری؟

آریہ کانفرنس کامیاب ہی یا ناکام

۲۴ نومبر کا آریہ گزٹ لکھتا ہے کہ "سچی بات تو یہ ہے کہ آریہ بھائیوں کی دہلی والی آریہ کانفرنس سے تسلی نہیں ہوئی۔ وہاں زیادہ سوچ وچار کا موقع نہ ملا۔ اس جگہ تو کچھ ریزولیوشن پہلے ہی گھڑے ہوئے رکھے ہوئے تھے۔ انہیں کو توڑ مڑور کر پاس کر دیا گیا۔ جو غرض و غایت لوگ اپنے دلوں میں لے کر گئے تھے۔ وہ پوری نہ ہوئی"۔

اب اس مذکورۃ الصدر اقتباس کے ماتحت دہلی کی آریہ کانفرنس کو ناکام کہیں یا کامیاب کیونکہ پرکاش کا ایڈیٹر آریہ کانفرنس کی کامیابی کے پل باندھتا۔ ہوا تھکتا نہیں اور آریہ گزٹ کی رائے سامنے ہے۔ کیا ہی بہتر ہو کہ آریہ گزٹ اور پرکاش پہلے گھر میں ہی اس کی کامیابی یا ناکامی کے متعلق فیصلہ کر کے۔ پھر فیصلہ کن بات کو پبلک میں لائیں۔

آریہ کن باتوں کا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں

۲۴ نومبر کا آریہ گزٹ لکھتا ہے کہ "ہم نے یہ فیصلہ کرنا ہے۔ کہ آریہ سماج کے علمی کام نے ملک کو کتنا فائدہ پہنچایا۔ اس میں کیا کیا ترٹیاں (کمزوریاں) رہ گئیں ہمارے تعلیمی کام کا میدان تنگ ہے یا وسیع؟ ہم نے دیکھنا ہے کہ ہمارے پرچار کا ڈھنگ سر و پریہ ہے یا نہیں؟ کھنڈن منڈن کی پالیسی کام دے سکے گی یا نہیں دوسروں کے آکرمن روکنے کے لئے ہمیں سینا بنانا چاہئے یا کھشتری؟ آریہ سماج گن کرم سبھاؤ سے ورن دیوستھا مانتا ہے۔ اس کی ستھاپنا موجودہ حالات میں ممکن ہے یا نہیں۔ کیا کھشتریہ ورن کے بغیر آریہ سماج بڑھ سکے گا۔ یا نہیں اوچیہ کوٹی کے برہمنوں کے لئے آریہ سماج میں کیا پربندھ ہے۔ آریہ سماج میں دھن (روپیہ) پردھان یا آچار وچال چلن اپردھان ہو رہا ہے۔ اور آیندہ کے

KHILAFAT LIBRARY

لئے آریہ سماج کس کو پردھان رکھنا چاہتا ہے"۔

یہ اقتباس اس امر کی دلیل ہے۔ کہ آریہ سماج تا حال ان مذکورۃ الصدر اصولوں میں سے جو روحانی اور تمدنی زندگی کا ضروری جز ہیں۔ کسی کے متعلق بھی فیصلہ نہیں کر سکا۔

بھائی پرمانند کی رائے کہ اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا

۱۳ نومبر کے پرتاب میں لکھا ہے کہ "بھائی پرمانند آریہ نے حال میں آسام و برما کے دورہ سے آکر مسلمانوں کی ترقی کا رونا رویا ہے"۔ قابل شنید ہے جس کا ایک فقرہ بطور نمونہ یہ ہے۔ "کہ آسام کی زمین زرخیز ہے۔ جہاں چالیس پچاس سال پیشتر ایک بھی مسلمان نہیں تھا۔ آج وہاں مسلمانوں کی آبادی ۳۴ فی صدی تک پہنچ گئی ہے"۔

اب سوال یہ ہے کہ اس چالیس یا پچاس سال کے عرصہ میں آسام پر، کونسا جابر مسلمان بادشاہ چڑھ کر آیا جس نے وہاں کے لوگوں کو زبردستی مسلمان بنایا۔ جس کی وجہ سے اس تھوڑے ہی عرصہ میں صفر کی جگہ ۳۴ مسلمان ہو گئے۔ کیا یہ واقعہ معترضین کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں ہے کہ اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا۔ بلکہ اپنی مقبول عام تعلیم کیوجہ سے

رائل کمیشن اور عدم تعاون

۲۰ نومبر کا شیر پنجاب لکھتا ہے کہ

"کمیشن کا مکمل تو کجا قریباً مکمل بائیکاٹ ہی ہونا اسوقت مشکل نظر آتا ہے۔ مسلم لیگ حکومت کے ہاتھ میں کٹھ پتلی کی طرح ناچ رہی ہے۔ قریباً تمام مسلمان حکومت کی وفاداری کا ثبوت دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ زیادہ تر ہندو سبھا بھی وفاداری کی دوڑ میں مسلمانوں سے پیچھے نہ رہنے کا مقابلہ کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ باقی رہے ۱۱ فی صدی سکھ ان میں بھی کم از کم ایک نہایت چھوٹی سی جماعت اپنی وفاداری میں کسی سے دوسرے درجہ پر رہنا پسند نہیں کرتی ایسی صورت پنجاب میں بائیکاٹ کون کریگا؟

ہندوؤں کا اگر ایک حصہ شاہی کمیشن کے بائیکاٹ پر آمادہ ہے تو وہ اصولی طور پر نہیں بلکہ اس لئے کہ وہ اس میں کوئی ہندوستانی جس سے ان کی مراد پنڈت مدن موہن مالوی اور لالہ لاجپت رائے وغیرہ سے ہے نہیں لئے گئے باقی رہے مسلمان سو شیر پنجاب کے

ایڈیٹر کو بخوبی سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ لوگ جو آئے دن رنگیلا رسول و چتر جیون وغیرہ ایسی دل آزار کتابیں لکھ کر مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی کرتے رہتے ہیں۔ اب اگر مسلمانوں نے بعد از غور اپنے لئے کوئی اور راستہ تجویز کرنے کی فکر میں ہوں تو کم از کم شیر پنجاب کے ایڈیٹر کو تو کوئی گلہ نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ آج سے کچھ سال قبل جب چند شریروں نے گوردوارہ جنم دیو جی کی اہلیہ کرمہ پرنا واجب الاحترام لگایا تھا تو شیر پنجاب کے ایڈیٹر کو اس وقت تک چین نہیں آیا تھا جب تک اس نے ملزموں کو کال کوٹھری میں نہیں بھجوا دیا تھا۔

تو اب وہ مسلمانوں سے کیسے توقع رکھ سکتا ہے۔ کہ جو ہاتھ ان کے سر پر ڈنڈا رسید کرنے کے لئے اٹھا ہوا ہے۔ اس کو بوسہ دینے لگ جائیں۔ بے شک سوراج نعمت ہے۔ مگر ہندو صاحبان کی اس موجودہ ذہنیت کے ہوتے ہوئے مسلمانوں کے لئے سوراج اس سونے کی طرح ہے جس کی ناقابل برداشت تکلیف کی وجہ سے کسی کی زبان سے بے ساختہ یہ نکل گیا تھا۔

بھٹ پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹیں کان

سکھوں کی توحید پرستی

امرتسر ۲۲ر نومبر مقامی گوردوارہ کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق سنہری مندر کی حدود چار دیواری کے اندر سے سکھ گوروؤں کی تصاویر و بت باہر کر دیئے گئے ہیں۔ اس سے پرانی قسم کے کٹر سکھوں میں تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن مقامی مجلس کہتی ہے۔ کہ بت پرستی سکھ مت کے احکام کے خلاف ہے"۔

اس فیصلہ کے لئے ہم گوردوارہ کمیٹی کو مبارکباد دیتے ہیں اور مخالف لوگوں کو بھی برا نہیں منانا چاہیئے۔ اور ہر ایک مذہب کے پیروؤں کو اپنی تعلیم پر عمل کرنے کے لئے پوری آزادی ہونی چاہیئے۔ اگر آج یہ رو پیدا ہو جائے۔ تو گائے اور باجے وغیرہ کا سوال ایک گھنٹہ کے اندر اندر طے ہو سکتا ہے۔

غیر ممالک کے خریداروں کو اطلاع

افریقہ اور عراق عرب وغیرہ کے جن خریداروں کا چندہ ختم ہو جانا ختم ہے۔ براہ کرم وہ دوست جلد سے جلد اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجکر مشکور فرماویں۔ دفتر کی طرف سے شیخ ثناء اللہ و شیخ محمد صدیق صاحبان کا چندہ افریقہ سے پہنچ گیا ہے۔ جن کی رسید وصول ہو ہی یہ دوست اپنے پورے پتہ سے مطلع فرماویں

جلسہ میں شامل ہونیوالے دوستوں کی خدمت میں ضروری اپیل

نور جس رنگ میں مرتب ہو رہا ہے۔ وہ آپ کے سامنے ہے۔ تمام ہندوستان میں نور ہی ایک ایسا اخبار ہے جو سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرض کو بفضل خدا اس احسن طریق سے بجالا رہا ہے کہ دوست تو دوست دشمن بھی معترف ہیں۔ مگر نور کی اشاعت اسقدر قلیل بلکہ اقل ہے کہ جس کے اظہار کرتے ہوئے بھی شرم دامنگیر ہوتی ہے۔ حالانکہ ایسے مجاہد پرچہ کی مدد کرنا اپنی مدد آپ کرنے کے مصداق ہے۔

نور کی طرف اگر آپ کی توجہ کا یہی عالم رہا۔ تو نور کہاں تک ان مخالف حالات کا مقابلہ کر سکیگا۔ اسے ہر ایک دور اندیش بہتر سمجھ سکتا ہے۔ مگر کیا پھر اسقدر ارزانی کی موجودگی میں آئندہ کسی کو سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے ضروری فریضہ کی ادائیگی کے لئے کسی اخبار کے جاری کرنے کا یارا ہو سکے گا۔ اسے آپ خود بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ لہذا اگر آپ اس بد اثر کو دور کرنا چاہتے ہیں اور اس موجودہ پر آشوب عہد میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغی فرائض کی کوئی اہمیت آپ کے دل میں ہے تو آپ اس سالانہ جلسہ میں نور کے لئے کم از کم دو صد خریدار پیدا کر دیں۔ لہذا اس کے لئے آپ کو ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ سالانہ جلسہ کے بعد اسی اخبار کے کالموں میں میں اس کا رپورٹ شایع کرونگا اور مجھے توقع رکھنی چاہیئے۔ کہ اس رپورٹ کو پڑھ کر اپنے اور بیگانے یہ کہہ اٹھیں گے۔ کہ میری آواز بہرے کانوں پر نہیں پڑی

دفتر نور مینارہ والی مسجد سے جانب جنوب صرف ایک قدم کے فاصلہ پر ہے " مینیجر نور قادیان۔ پنجاب"

KHILAFAT LIBRARY

نور کے لئے ایک دردمند دل کی آواز

(از جناب ڈاکٹر بشیری میڈیکل آفیسر چابہار ایران)

میرا دل چاہتا ہے کہ نور کو ترقی کرتا ہوا دیکھوں۔ کاش کہ نور کی قدر و منزلت، کوئی میرے دل سے پوچھتا۔ اہل دل عہد نور الدین اعظم کو محبت سے یاد کرتے ہیں۔ اور اس کے کارناموں کو یاد کر کے نور ایمان کو تازہ کرتے ہیں۔ وائے افسوس کہ اس پیارے کی پیاری نشانی کی قدر کرنے والے بہت کم ہیں۔ وہ نشانی کیا ہے۔ "اخبار نور" پیارے کی ہر چیز پیاری ہوتی ہے۔ پھر کیا وجہ کہ نور الدین اعظم کے شیدائی نور کی قدر نہیں کرتے۔ نور تو می آرگن ہے اگر ہم چاہتے ہیں کہ قبلہ شیخ محمد یوسف وہ ان علوم اور معارف کو جو آپ نے خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے حاصل کئے غیر اقوام تک پہنچائیں۔ اور ان کے تاریک دلوں کو نور اسلام سے منور کر دیں۔ تو ہمیں بھی کسی قدر ہمت کرنی چاہیئے اور نور کی استعانت کے لئے مردانہ وار گامزن ہونا چاہیئے۔ ایک فلاسفر کا قول ہے۔ کہ لفظ "ناممکن" کو عاقلوں کی لغت سے خارج کر دینا چاہیئے۔ انسان کسی کام کے لئے ارادہ کرے۔ اور وہ پھر پورا نہ ہو۔ یہ عقل و دانش کے خلاف ہے۔ صرف قوت ارادی سے کام لینا چاہیئے اور اسلام کی نازک حالت کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ ہندوؤں کے اخبارات دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ ہندو ان کی اس ... کرتے ہیں۔ جس طرح باپ بیٹے کی کرتا ہے۔ مومن کو غیرت مند ہونا چاہیئے۔ جو کام نور کر رہا ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ایڈیٹر صاحب نور "تبلیغ اسلام" کے کام کو نہایت دانشمندی سے کر رہے ہیں۔ اپنے چھوڑ بیگانے مدح کے ترانے گا رہے ہیں۔ سکھ مذہب من حیث المذہب اسلام کے نہایت قریب ہے۔ ایسی حالت میں انہیں تبلیغ نہ کرنا کس قدر ظلم ہے۔ تبلیغ کا بہترین ذریعہ اخبار نور ہے نور کا مدیر اس کار خیر کے لئے قربانی کرنے کے لئے تیار ہے یاد رکھو کسی کا قول ہے۔ "گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے"! موقع کو غنیمت سمجھو۔ اور شیخ صاحب کے ساتھ تعاون کرو۔ پھر تھوڑے ہی دنوں میں دیکھ لوگے کہ سکھ اسلام کے حلقہ بگوش ہو جائیں گے۔ پچھلے دنوں جو لاہور میں کشت و خون ہوا۔ وہ ہماری ذمہ داریوں کو اور بھی بڑھا دیتا ہے۔ سکھوں کو اگر اسلام کی خوبیاں معلوم ہوتیں۔ تو وہ مسلمان بیگناہوں پر دست جفا دراز نہ کرتے۔ حامیان اسلام کے لئے ضروری ہے کہ وہ "نور" کے ذریعہ سکھوں کو اسلامی فلاسفی سے آگاہ کریں۔ "نور" اس کام کو نہایت حسن و خوبی سے بجا لا سکتا ہے۔ کمی صرف اس بات کی ہے۔ کہ "نور" کی جیب میں پیسہ نہیں۔ فی زمانہ ہر کام کے لئے روپیہ درکار ہے شیخ محمد یوسف صاحب خواہ کچھ بھی کیوں نہ کریں لیکن وہ اکیلے اس فرض کو بجا نہیں لا سکتے۔ ہمیں بھی کسی قدر قربانی کرنی چاہیئے کام نہایت آسان ہے۔ شاید کوئی ایسا احمدی ہو گا۔ جس کا ایک بھی دوست ایسا نہ نکلے کہ جو دوست کی فرمائش پر نور کا خریدار نہ بن جائے۔ اگر پانصد ایسے غازی نکل آئیں۔ جو اپنے دل میں نور کی مدد کا عہد کر لیں۔ تو دنوں میں یہ کام پورا ہو سکتا ہے۔ یہ وہ کام ہے جس کے کرنے سے دین و دنیا کی سرخروئی حاصل ہوتی ہے۔ احمدیوں کو خصوصاً اور مسلمانوں کو عموماً تبلیغ کی اہمیت کو سمجھنا چاہیئے۔ یہ وہ وقت ہے کہ مسلمانوں کی زندگی اور موت کا سوال درپیش ہے۔ اب بھی اگر مسلمان خواب خرگوش سے نہ جاگے تو پھر خدا حافظ ہے۔

یہ کہنے کی باتیں نہیں بلکہ حقیقت کا اظہار ہے۔ ہندوستان کے طول و عرض میں پھر دو تو پھر معلوم ہو کہ ہوا کا رخ کس طرف ہے۔ ذلت کی زندگی سے موت بہتر ہے۔ مسلم کو غیور ہونا چاہیئے۔ ایسے وقت میں جب کہ جان و ایمان کا خطرہ ہے۔ تو پھر دو چار روپیہ کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے۔ ہر ممکن طریقہ سے اپنے وقار کو قایم کرنا چاہیئے۔ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ مسلم پریس کو تقویت دینی چاہیئے۔ مسلم جرائد میں سے نور ہی ایک ایسا اخبار ہے۔ جسے ہر مذہب و ملت کے لوگ شوق سے پڑھتے ہیں۔ اس کے مضامین علاوہ دلچسپ ہونے کے نہایت سنجیدہ ہوتے ہیں۔ سو ہمیں اس کی طرف زیادہ متوجہ ہونا چاہیئے تجربہ اس بات پر شاہد ہے کہ نور تبلیغ کا بہترین ذریعہ ہے نور فنڈ قایم کر دیا اس کے لئے خریدار بہم پہنچاؤ۔ یہ آپ کا اختیار ہے۔ ہم اخبار کو اچھی حالت میں دیکھنا چاہتے ہیں نور کم از کم ہفتہ وار ہونا چاہیئے۔ اور اس کا حجم بھی زیادہ ہونا چاہیئے۔ موجودہ حالت میں اس کی حالت دہی اور کمزور ہے۔ اسے "مقویات کھلاؤ" تاکہ اس کے رگ و ریشہ میں خون اچھی طرح دورہ کر سکے۔ اور پھر انشاء اللہ یہ "شیر ببر" کی طرح گرجے گا۔ اغیار کی گیدڑ بھبکیاں بیکار ہو جائیں گی۔ یہ وہ وقت ہو گا۔ جب کہ فرزندان اسلام فلاح دارین کو پالیں گے۔

مراسلات

تناسخ اور گذشتہ اعمال

(از قلم منشی عبد الحمید خان سب انسپکٹر مشنریز پیچولی)

ادھیائے ۱ منتر ۹ میں ایشر تمام انسانوں کو ہدایت کرتا ہے کہ حصول و اشاعت علوم و حصول چکرورتی راج میں مشغول رہو۔ محنت و مستعدی اختیار کرو۔ کاہلی کبھی نہ کرو اور دو مطلبوں میں ہمیشہ مشغول رہو ایک نہایت اولوالعزمی اور جسمانی صحت سے چکرورتی راج گنگشی کے حصول میں دوسرے سب علموں کو اچھی طرح سیکھ کر ان کے پھیلانے میں"۔ اگر پچھلے کرموں کے نتیجہ میں سلطنت اور دولت اور آرام اور تکلیف کا انحصار ہوتا۔ تو پرمیشر یہ ہدایت ہرگز نہ کرتا۔ کہ ہر ایک انسان کو اولوالعزمی کرنی چاہیئے۔ جسمانی صحت بڑھانا چاہیئے کیونکہ اولوالعزمی اور جسمانی قوت سے ہی انسان سلطنت حاصل کرتا ہے۔ کاہلی اور سستی کبھی نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ یہی دونوں باتیں تمام تکالیف کا باعث ہوتی ہیں۔

ادھیائے ۲ منتر ۳۲۔ اے دکھ کا ناش اور رکشا کرنے والے دو دانو دکھ اور دشمنوں کے دور ہونے کے لئے آپ کو ہمارا نمسکار اگر دکھ اور تکلیف جو دشمنوں سے پہنچتی ہے۔ پچھلے کرموں کے نتیجہ میں ہے۔ تو عالم اور دانا لوگ ہر ایک دکھ کو اور دشمنوں کو کس طرح دور کر سکتے ہیں۔

ادھیائے ۳ منتر ۱۳۔ جو انسان ایشر کی دنیا میں آگ اور ہوا کے جوہروں کو جان کر کاموں میں استعمال کر کے اپنے کاموں کو پورا کرتے ہیں۔ وہ روئے زمین کی سلطنت وغیرہ دولت کو پہونچکر آرام حاصل کرتے ہیں اس کے خلاف نہیں۔

کیا یہ ایشر کا کلام پچھلے کرموں کے نتیجہ میں سلطنت و دولت کے ملنے کی تردید نہیں کرتا۔ وہ صاف کہتا ہے کہ جو لوگ موجودہ زمانہ میں آگ اور ہوا کے علوم کو حاصل کر کے اپنے کام انجام دیتے ہیں۔ وہ روئے زمین کی سلطنت اور دولت وغیرہ اور ہر قسم کے آرام حاصل کرتے ہیں۔ اس کے خلاف سلطنت اور دولت اور آرام کوئی شخص حاصل نہیں کرسکتا

ادھیائے ۳ منتر ۱۸۔ انسان کو اپنی علو ہمتی اور ایشر کی عبادت اور آگ وغیرہ چیزوں کی وسیلہ سے تکلیفوں سے الگ ہو۔ اچھے اچھے آراموں کو حاصل کر کے سو برس جینا چاہئے

اس منتر سے معلوم ہوا کہ علو ہمتی اور عبادت اور آگ وغیرہ کے وسیلہ سے تکلیفوں کا دور کرنا اور آراموں کا حاصل کرنا۔ اور سو برس تک زندہ رہنا انسان کے اختیار میں ہے۔ پچھلے جنم کے کرموں کا اس میں کچھ دخل نہیں

ادھیائے ۴۔ منتر ۱۹۔ میں یہی مضمون ہے۔ فرماتا ہے انسان ایشر کی پوجا پوری کر کے اپنی علو ہمتی اور آگ وغیرہ چیزوں کے میل سے سکھ حاصل کرتے ہیں

ادھیائے ۴ منتر ۲۷۔ اے پرمیشر آپ کی کرپا سے یہ پرتھوی مجھے راج کرنے کو حاصل ہو۔

کیا پرمیشر کے اس کلام سے ثابت نہیں ہوتا کہ سلطنت پرمیشر کی عبادت سے ملتی ہے۔ پچھلے کرم کا نتیجہ کوئی چیز نہیں اگر پچھلے کرم کے نتیجہ میں سلطنت کا ملنا مقدر ہوتا تو پرمیشر یہ دعا نہ تعلیم فرماتا۔

ادھیائے ۳ منتر ۱۵ انسان کو لازم ہے کہ روزانہ اپنے گیان یا ترکیبوں کی ترقی کر کے نئی نئی بدھی نئی نئی ترکیبوں کو پیدا کرتے رہیں۔

منتر ۵۶۔ ایشر کی آگیا میں برتمان ہوئے منش شریر آتما کے سکھوں کو زنشر پراپت ہوتے ہیں۔ اسی طرح یکتی سے سوم وغیرہ دواؤں کا استعمال کرنے سے ان سکھوں کو پراپت ہوتے ہیں۔ مگر کاہل نہیں۔

منتر ۹۵۔ اے جگدیش آپ اتھرگن اندریہ اور گئو وغیرہ پشوؤں کے روگ ناشک ہیں۔ اور اودیا اور کلیشوں کے دور کرنے والے ہیں۔ سو آپ ہم لوگوں کے گئو اور گھوڑا وغیرہ اور سب منش اور مینڈھا اور بھیڑ وغیرہ کے لئے ادتم ادتم سکھ اچھی طرح سے دیجئے۔

منتر ۶۔ پرمیشر کی عبادت سے انسان پوری عمر حاصل کرسکتا ہے۔

منتر ۶۲۔ تین سو یا چار سو برس کی عمر پانے کی دعا۔

منتر ۱۳۔ پوری عمر حاصل نہ کرنا حماقت ہے

کیا آریہ سماج کے بزرگ اس کسوٹی پر پورے اترے۔

ادھیائے ۵ منتر ۵۔ پرمیشر اور بجلی کے علم کے بغیر دنیوی آرام نہیں مل سکتا۔ اس لئے یہ کام علو ہمتی سے پورے کرنے چاہئیں۔

منتر ۷۔ ایشر بجلی اور دوانوں کے علم اور خدمت سے آرام حاصل ہوتا ہے۔

منتر ۴۱۔ جیسے سب چیزوں میں رہنے والی ہوا چلتی ہے ویسے اے عملوں کی صفت سے موصوف انسان شرح علمی ترقی کے لئے اپنے علم کے نکتوں کے پورا ہو۔ اور ہم کو آرام دے۔ جیسے پانی کا ذریعہ بجلی ہے۔ ویسے ہی۔

اے سائنس جاننے والے عالم بجلی کی طرح کہیں پیکر اور جیسے میں یگ کرتا کو مصیبتوں کے پار کرتا ہوں ویسے تو بھی اچھی طرح ہون وغیرہ کاموں کا استعمال کر کے تکلیفوں سے بڑی خوبی کے ساتھ پار ہو

ادھیائے ۷۔ منتر ۲۴۔ عالم فاضل اور برہمچریہ کو وجہ بناؤ

ادھیائے ۱۲۔ منتر ۴۳۔ بہت سے اوصاف بتلانے کے بعد پرمیشر فرماتا ہے کہ ایسا آدمی راجہ ہونے کے قابل ہے ایسا نشچے جانو۔

ادھیائے ۱۰۔ منتر ۲۔ منشوں کو چاہئے کہ ایشر کی عبادت اور فرمانبرداری سے اپنی سب خواہشوں کو پوری کریں

ادھیائے ۱۱۔ منتر ۳۱۔ دولتمندی بجلی کے علم پر منحصر ہے

منتر ۳۸۔ اے بید دمہ وغیرہ کو دور کر

منتر ۷۴۔ بدعادت کو ترک کر کے آنند میں رہو۔ اور سکھ چھوڑ دکھ کے سمندر میں مت گرو۔ (باقی آئیندہ)

اسلام اور اسکے معترضین

KHILAFAT LIBRARY

پھر حضرت عمرؓ اور حضرت مغیرہؓ جیسے بہادر جو کہ تمام عرب میں مشہور تھے۔ وہ کس تلوار کے ذریعہ سے مسلمان ہوئے پہلے اور مخالفوں سے علیحدہ غاروں میں رہ رہ کر زندگی بسر کرنے لگے۔ پھر آخر کار اپنے گھر اور شہر کو خیر باد کہنا پڑا۔ پھر مدینہ میں بھی آرام نہیں تھا۔ کیونکہ کفار مکہ وہاں بھی چین سے نہیں بیٹھنے دیتے تھے۔ مفسد یہودیوں سے ملکر تکلیف دیا کرتے۔ اس وقت کونسی تلوار تھی۔ جو لوگوں کو مسلمان بنا رہی تھی۔ وہ صرف ایک نور تھا جو کہ سعید روحوں کو اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔ وہ ایک ابدی راحت کا سرچشمہ اور روحانی مال کا خزانہ تھا۔ جس کی وجہ سے وہ ایسے ایسے مخالفوں کے سخت ظلم جھیل رہے تھے۔

اس کے بعد اب ہم قرآن کریم سے آیات پیش کرتے ہیں تاکہ ناظرین کو پتہ لگ جائے۔ کہ لوگ مسلمان ہونے کو آتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے۔ کہ ان سے پہلے عہد لو کہ تقوے پر قایم رہیں۔ بدیوں اور کفر و شرک فسق و فجور سے باز آئیں۔ پھر اگر یہ مانیں تو ان کی بیعت لو اگر نہ مانیں تو بالکل نہیں یعنی ان کی بیعت نہ لو جیسا کہ خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ یاایھا النبی اذا جاءک المومنٰت یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن۔ سورہ ممتحنہ ۲۶۔

یعنی اے نبی جب تیرے پاس مومن عورتیں آئیں اور یہ اقرار کریں کہ ہم شرک نہ کرینگی۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور نہ چوری کرینگی اور نہ زنا کرینگی اور نہ اولاد کو قتل کرینگی اور ہر ایک بدی سے باز رہیں گی۔ پھر جب ہر ایک بدی سے بچنے کا عہد دیں۔ تو فرمایا فبایعھن پھر ان کی بیعت لے لو۔ صاحبان ذرا غور فرمادیں کہ اگر زبردستی مسلمان بنانا مقصود ہوتا تو اتنے عہد اور وعدے کیسے کہ وہ تو گھر سے بیعت کرنے آئیں۔ لیکن یہاں منظور ہی نہیں۔ جب تک کہ اعلیٰ تقوے و طہارت پر قایم ہونے کا عہد نہ کریں۔ یہ ایک بین ثبوت ہے کہ اسلام کی بنیاد تلوار سے قایم نہیں ہوئی۔ بلکہ تقوے اور طہارت پر رکھی گئی

KHILAFAT LIBRARY

باقی رہا جنگ کیوں ہوئے۔ سو اس کی بابت جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے۔ کہ جب کفار مکہ میں مسلمانوں کو رہنے نہ دیں تو بہر لاچار اپنے گھروں اور جائیدادوں کو خیرباد کہکر تن تنہا اپنی جانوں کو لے کر مدینہ گئے تو وہاں بھی کفار مکہ نے چڑہائی کر کے ان غریبوں اور بیکسوں کو تباہ کرنا چاہا۔ تو حکم ہوا کہ اپنی جانوں کے بچانے کے لئے انہیں رد کو لیکن پھر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے خیال کو چھوڑا بلکہ اس کو مکروہ خیال کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔ کتب علیکم القتال وھو کرہ لکم عسی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم (بقرع ۲۶)

یعنی اے مسلمانو تم پر جہاد و دفاع دشمن اور تمہارے اہل عیال کی حفاظت کی غرض سے لکھی ہے۔ اور تم ہکو مکروہ خیال کرتے ہو۔ ہو سکتا ہے کہ تم ایک امر کو مکروہ سمجھو لیکن اس کا نتیجہ تمہارے حق میں بہتر ہو۔ یعنی دشمن مع لشکر اور سامان حرب لئے ہوئے تمہاری جانیں لینے کی غرض سے آ رہا ہے۔ کیا تم اب بھی اپنی جانیں بچانے کے لئے ان کا مقابلہ نہیں کرو گے۔ اس آیت کریمہ سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں کی غرض جنگ وجدال کی ہرگز نہیں تھی۔ حتی کہ جب حکم ہوا تب بھی جنگ کے لئے تیار نہیں تھے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا تم گھروں میں بیٹھے ہی مر جاؤ گے۔ تب اپنی حفاظت کے واسطے انہوں نے جنگ کی آگے دیکھئے حکم ہوتا ہے قل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر (سورہ کہف رع ۴)

یعنی اے نبی کہدے کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے اجو کہ بالکل بین اور ظاہر ہے اب جو چاہے اس پر ایمان لائے۔ اور جو چاہے انکار کرے۔ پھر فرمایا

فانما علیک البلاغ وعلینا الحساب (رعد ع ۶)

یعنی اے نبی تیرے ذمہ تو احکام الہی کا لوگوں کے کانوں تک پہنچا دینا ہے۔ اور کچھ نہیں۔ باقی ان کا حساب میرے ذمہ ہے۔ یعنی کوئی مانے یا نہ مانے تو ان کو سزا دینا میرا کام ہے۔ تیری غرض صرف سنا دینا ہے نہ کہ انکو منوانا۔

اب ایسے صریح حکموں کے ہوتے ہوئے۔ یہ اعتراض کرنا محض تعصب کی علامت ہے قرآن پاک میں کہیں بھی نہیں لکھا ہے کہ تم ظلم کرو بلکہ آیا ہے کہ اگر تم پر لوگ ظلم کریں تکالیف دیں تم صبر کرو۔ کیونکہ بہادری یہی ہے کہ تم دشمنوں کی تکلیف دہی پر صبر کرو۔ جیسا کہ اس زمانہ کے مصلح نے فرمایا ہے۔ کہ

گالیاں سن کر دعا دو پاکے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار
تم نہ گھبراؤ اگر وہ گالیاں دیں ہر گھڑی
چھوڑ دو ان کو کہ چھپوائیں وہ ایسے اشتہار
چپ رہو تم دیکھکر ان کے رسالوں میں ستم
دم نہ مارو گر وہ ماریں اور کر دیں حال زار

پھر آپ فرماتے ہیں۔ ؎

گالیاں سنکر دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

اس کے بعد ہم سوامی دیانند صاحب اور باقی وید دہرمی دوستوں کا مقصد ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ان کی انسانی ہمدردی اور ان کی دعائیں مناجات جو پرمیشر کے آگے کرتے ہیں۔ ان میں کیسی ہمدردی تمام بنی نوع انسان کے لئے بھری ہوئی ہے۔ ملاحظہ ہو پہلا منتر رگوید منڈل ۳ سوکت ۳۰ منتر ۱۷۔

اے اندر! دشمن (غیر آریہ) کو جڑھ سمیت اکھاڑ دے اس کے درمیان کو کاٹ دے۔

(۲) رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۱۲۵ منتر ۶

میں رودر (غیر آریہ) کے لئے دہنش (کمان) کو کھینچتی ہوں جو ہم سے دوشی (مخالفت) رکھنے والے کے لئے خدائی احکام و قوانین کے خلاف چلنے والے (غیر آریہ) کے لئے جنگ کرتی ہوں۔ میں زمین و آسمان میں داخل ہوتی ہوں۔

ترجمہ پنڈت راجارام صاحب اور پنڈت کیم داس صاحب مفسر اتھرو وید نے جو اتھرو وید کانڈ ۱۲ سوکت ۵ پھر اتھرو وید کانڈ ۱۲ سوکت ۵ منتر ۶۲ میں غیر آریوں کے لئے جو احکام کا ترجمہ کیا ہے اسے ہم فی الحال محفوظ ہی رکھتے ہیں۔

(۵) اے تیج دہاری (پر جلال) ہر مجلس آپ راج دہرم کے بیچ سکھوں کو پہیلانے۔ اے سخت سزا دینے والے راج پرش دہرم کے دوشی منشتروں (مخالف دشمنوں) کو ہمیشہ جلا۔ اے باجلال انسان جو ہمارے دشمنوں کو حوصلہ دیتا ہے۔ (آپ) اس کو خشک لکڑی کی طرح جلائیے۔

ترجمہ سوامی دیانند صاحب منقول از یجروید بہاشیہ یجر وید ادہیائے ۱۳ منتر ۱۲

خدا کرے یہ ویدوں کی دعائیں اور بہری مناجاتیں آریہ دوستوں کے دلوں تک ہی محدود رہیں۔

اب کہئے جناب! کیا یہی رحم سے پر تعلیم ہے۔ جس پر فخر کرتے ہوئے اسلام پر اعتراض کر دیتے ہو۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے کیا ہی اچھا کہا ہے کہ اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا مگر دوسروں کی آنکھ کا تنکا نظر آ جاتا ہے۔ امید ہے کہ اب ناظرین کرام نہایت آسانی سے فیصلہ کر لیں گے۔ کہ اعتراض کا حقیقی مستحق کون ہے۔

ادنیٰ خادم عبد اللہ مولوی عالم کلاس قادیان

اعلان

پنجاب طبی کانفرنس کا دوسرا سالانہ اجلاس ۱۶-۱۷-۱۸ دسمبر ۲۱ء مطابق جمعہ ہفتہ۔ اتوار زیر صدارت لالہ کشن دیال صاحب جالندھر شہر منعقد ہوگا۔ اس لئے جملہ اطبائے کرام و ہمدردان فن اس نادر موقعہ پر تشریف لا کر ممنون فرماویں۔ اور پیچیدہ مریضوں کے کے لئے نامور اطباء کے بورڈ مقرر ہوں گے۔ بستر ہمراہ لاویں طعام و قیام کا انتظام ہوگا۔

نوٹ۔ مریضان سے فیس نہیں لی جائیگی۔ بلکہ مبلغ ۸ روپے خرچ طعام و قیام وصول کیا جائیگا۔

رقیمہ نیاز۔ حکیم نور احمد زبدۃ الحکما و جائنٹ سکرٹری مجلس استقبالیہ

کیا وید ازلی ہیں!

مہاشہ فضل حسین صاحب کا مطالعہ آریہ مذہب کے متعلق بہت وسیع ہے۔ آپ نے حال ہی میں آریہ سماج میں تبلیغ کے لئے (۱) کیا وید ازلی ہیں (۲) وید رشیوں کی تصنیف ہیں (۳) ویدک الہام کی حقیقت (۴) موجودہ وید الہامی نہیں۔ (۵) ویدوں کی بے اعتباری۔ (۶) تردید قدامت وید نامی مفید ٹریکٹ لکھے ہیں۔ قیمت ۲/ سینکڑہ ہے۔ ضرورت ہے کہ ایسے تبلیغی ٹریکٹ ہزاروں چھوڑ لاکھوں کی تعداد میں مفت تقسیم کئے جائیں۔ ان میں سے "کیا وید ازلی ہیں"

KHILAFAT LIBRARY

کا کچھ اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔

دعویٰ ازلیت وید

ممبران آریہ سماج وید کے الہامی ہونے کی ایک دلیل یہ بھی دیا کرتے ہیں۔ کہ جس طرح ایشور ازلی ہے۔ اسی طرح اس کا گیان (علم) بھی ازلی ہے۔ چونکہ الہامی کتاب کا ازلی ہونا ضروری ہے۔ لہذا وید الہامی ہیں۔ کیونکہ یہ ازلی ہیں۔ اور یہ ایک ایسا وصف ہے۔ جو سوائے ویدوں کے اور کسی کتاب میں نہیں پایا جاتا۔

سماجک دعویٰ بے دلیل

ہماری طرح ناظرین کرام بھی حیران ہوں گے کہ ان لکھے پڑھے لوگوں کو کیا ہو گیا۔ جو باوجود ادعائے معقولیت دعوے اور دلیل میں بھی تمیز نہیں کر سکتے۔ اور بغیر سوچے سمجھے دعوے ہی کو دلیل تصور کئے بیٹھے ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اگر کسی کتاب کا بقول ان کے الہامی ہونا اس کے ازلی ہونے پر ہی موقوف ہے۔ تو اس سے یہ نتیجہ کیسے نکلا کہ وید ہی ازلی اور الہامی ہیں۔

اگر کسی کتاب کا الہامی ہونا اس کے ازلی ہونے پر مدار رکھتا ہے۔ تو سب سے پہلے وید کو ازلی ثابت کیا جائے نہ کہ بغیر کسی دلیل کے از خود ہی اسے ازلی فرض کر کے من مانا نتیجہ نکال لیا جائے۔ کہ وید ازلی ہونے کے باعث الہامی ہیں۔

پس اگر آریہ سماج کے نزدیک کسی کتاب کا الہامی ہونا اس کے ازلی ہونے پر منحصر ہے۔ تو سب سے پہلے وہ اس کا ثبوت وید سے دے۔ تاکہ ہم بھی دیکھیں کہ آریوں کی "مکمل الہامی" کتاب نے کہاں اور کس جگہ اس شرط کو ضروری ٹھہرایا ہے۔ اور اس کے ثبوت میں کس قسم کے دلائل دیئے ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ ساتھ ہی اس کے یہ دکھانا بھی آریوں کا فرض ہے۔ کہ ویدوں نے کہاں اس امر کا دعوےٰ کیا ہے۔ کہ وہ ازلی ہیں۔ کیونکہ اگر ویدوں میں اس قسم کا کوئی دعویٰ ہی نہ ہو۔ تو ایسی حالت میں محض آزبانی کہدینے سے تو انہیں ہم ازلی نہیں مان سکتے۔ ہم تو انہیں ازلی اسی وقت سمجھیں گے جبکہ اس کا ثبوت وید منتروں سے دیا جائے۔ اور اس کی تائید میں دلائل بھی ویدوں ہی سے اخذ کر کے دیئے جائیں۔ لیکن جہاں تک ہم سمجھتے ہیں۔ ویدوں میں کہیں بھی اس بات کا ذکر نہیں۔ کہ الہامی کتاب ازلی ہونی چاہیئے یا وید خود ازلی ہیں۔

وید سے جو منتر پیش کیا جاتا ہے وہ ہمارے مطالبہ کا جواب نہیں

باقی رہا ایک لکھنوی مہاشے کا ہمارے مطالبہ کے جواب میں رگوید منڈل ۱ سوکت ۱ کا پہلا منتر بایں الفاظ پیش کرنا۔ کہ (برہسپتے) (پرماتما) (دیت) جس (پرتھمم) ازلی قدیم (واچا) وید بانی جو اگرم سب علوم کی کُلی مول ہے۔ (نام دھے) دوہانا رگ یجر وید اور اتھروید وغیرہ نام دے کر (پریرت) پریرنا کرتے ہیں۔ نازل کرتے ہیں (دیت) جو (ایشام) ان سب علوم کی (شریشٹھم) سرتاج اور مان ہے۔ (ریت) جو (اری پرم) غلطیوں سے پاک ہے۔ (آسیت) تھی (دنت) وہی وید بانی (ایشام) ان تخلیوں کے (گُہا) ہردے دل میں (دہی تم) اسراروں کے ساتھ نازل ہو کر (پرین) ایشور کی پریرنا تحریک سے (آدی) پرکاشت ہوتی ہے (تحقیقات الہام)

سو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس مہمل منتر میں نہ تو یہ کہا گیا ہے۔ کہ الہامی کتاب کا ازلی ہونا ضروری ہے۔ اور اس کے دلائل ہیں۔ اور نہ ہی وید کے ازلی ہونے کا ذکر اور نہ اس کی تائید میں کسی قسم کی کوئی دلیل

منتر کا صحیح ترجمہ

اس منتر کا اگر ترجمہ کیا جائے تو زیادہ سے زیادہ اس قدر ہوگا۔ کہ "اے برہسپتی! نام رکھنے کی طاقت رکھنے والو نے جو پہلے کلام کا استعمال کیا۔ (کلام کیا) اس میں وہ بیان ہے۔ جو دوشوں سے خالی ہے۔ اور کہ سب سے اعلیٰ ہے۔ وہ رشیوں کے پریم سے ظاہر ہوا۔ جو کہ پہلے گپھا میں تھا"

سماجی ترجمہ پر جرح

اس منتر میں نہ تو کوئی ایسا لفظ ہے۔ جس کے معنی ازلی اور قدیم کے ہیں۔ اور نہ ہی کوئی ایسا فقرہ ہے کہ جس سے کہ "وید بانی" مراد لی جائے۔ اور نہ ہی رگ یجر اور سام اتھرو کا نام ہی لکھا ہے۔ اور نہ ہی یہ مرقوم کہ ایشور نے نازل کئے۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ کھینچ تان کر کے اور اپنے پاس سے وید منتر میں معنی ڈال کر لوگوں کو کیوں مغالطہ دیا جاتا ہے۔ کس "سدر فر" کاری ہے کہ پرتھم کے معنی ازلی اور قدیم کر کے وید کو ازلی ثابت کیا جائے۔ حالانکہ اس کے معنی صرف پہلے کے ہیں۔ اور واچہ جس کے معنی مطلق کلام کے ہیں۔ اس سے مراد رگ وید وغیرہ لئے جائیں۔ حالانکہ وید کو ایشور کا کلام کہنا سماجی مسلمات سے بھی صریح خلاف ہے۔ جیسا کہ ٹریکٹ نمبر ۳ میں بوضاحت بتلایا جا چکا ہے

چونکہ اس منتر میں ہمارے کسی ایک مطالبہ کا بھی جواب نہیں اس لئے آریوں پر فرض ہے کہ وہ رگ یجر وغیرہ سے اس قسم کا کوئی صاف اور واضح منتر پیش کریں۔ جس میں کہ مذکورہ بالا مطالبات کا کھلے لفظوں میں جواب دیا گیا ہو۔ لیکن ہم پورے وثوق سے یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ آریہ سماج ان مطالبات کو پورا کرنے کے لئے وید سے ایک بھی منتر نہیں بتلا سکتی۔ اور یہ نہ بتلا سکنا ہی اس کے بے بنیاد دعوؤں کے تردید کے لئے روشن اور بین دلیل ہے

دعویٰ ازلیت کی تردید ویدوں سے

نہ صرف یہی کہ وید سے آریہ سماج کا یہ انوکھا دعوے ثابت نہیں۔ بلکہ خود وید نے آریہ سماج کے اس عجیب و غریب دعویٰ کی جابجا تردید کی ہے۔ اور اس میں اس قسم کی بہت سی شہادتیں موجود ہیں۔ جو دعوئے ازلیت کی پرزور تردید کرتی ہیں۔

چونکہ یہاں تفصیل کا موقع نہیں۔ اس لئے ذیل میں صرف چند شہادتوں کی نقل ہی پر اکتفا کی جائے گی۔ امید ہے کہ آریہ سجن وید کی ان اندرونی شہادتوں کا چشم انصاف سے مطالعہ فرماویں گے۔ تاکہ انہیں علم ہو کہ بانی آریہ سماج نے وید کی طرف جو جو دعوے منسوب کئے نہ صرف یہ کہ وہ وید سے ثابت نہیں۔ بلکہ خود وید ان کی کھلے بندوں تردید کر رہا ہے۔

پہلی شہادت۔ سب سے پہلے ہم رگوید کی گواہی پیش کرتے ہیں لکھا ہے کہ "اگنی پوروے بھر رشی بھر ایڈیو۔ نوتنرات سے دیوام ایہہ وکھشتی" (رگوید منڈل ۱ سوکت ۱ منتر ۲)

ترجمہ۔ اگنی جو پرانے رشیوں سے پوجا گیا ہے۔ اور جو نئے رشیوں سے بھی پوجا گیا ہے۔ وہ دیوتاؤں کو یہاں لاوے"۔ (باقی آئندہ)

پروگرام جلسہ سالانہ ۱۹۲۶ء

KHILAFAT LIBRARY

پہلا دن ۲۶ دسمبر ۱۹۲۶ء بروز دوشنبہ

پہلا اجلاس

وقت	مضمون	مقرر
۹ بجے سے ۹½ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	جناب حافظ روشن
۹½ ″ ۱۰ ″	افتتاحی تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ و دعا	
۱۰ ″ ۱۰½ ″	خطبہ مجلس استقبالیہ	جناب میر محمد اسحاق صاحب ناظر ضیافت
۱۰½ ″ ۱۱¾ ″	فضائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	جناب حافظ روشن علی صاحب
۱۱¾ ″ ۱ ″	ویدوں کی تعلیم اور موجودہ ہندو مذہب	ایڈیٹر نور

نماز ظہر و عصر ایک بجے سے اڑہائی بجے تک

دوسرا اجلاس

وقت	مضمون	مقرر
۲½ بجے سے ۳½ بجے تک	مسئلہ تثلیث۔ اس کی تاریخ اور عیسائیت میں اس کا شیوع	جناب مفتی محمد صادق صاحب مبلغ امریکہ
۳½ ″ ۴½ ″	جماعت احمدیہ کی خدمات اسلام	جناب حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری

دوسرا دن ۲۷ دسمبر ۱۹۲۶ء بروز سہ شنبہ

پہلا اجلاس

وقت	مضمون	مقرر
۹ بجے سے ۹½ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹½ ″ ۱۰½ ″	سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب
۱۰½ ″ ۱۱½ ″	اقتصادیات پنجاب	جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے
۱۱½ ″ ۱ ″	ہندوؤں کا اسلام پر حملہ اور اس کے مقابلہ کا طریق	جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر مبلغ افریقہ

نماز ظہر و عصر ایک سے اڑہائی بجے تک

دوسرا اجلاس

اڑہائی بجے سے تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ شروع ہوگی

تیسرا دن ۲۸ دسمبر ۱۹۲۶ء بروز چہار شنبہ

پہلا اجلاس

وقت	مضمون	مقرر
۹ بجے سے ۹½ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹½ ″ ۱۰½ ″	یورپ میں امم اسلامیہ کی حالت اور احمدی جماعت کا فرض	جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی
۱۰½ ″ ۱۱½ ″	صیغہ جات کی کارگزاری پر تبصرہ	جناب ناظر صاحب اعلیٰ
۱۱½ ″ ۱۲½ ″	صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی
۱۲½ ″ ۱ ″	اتحاد عملی مع اختلاف العقائد	جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری

نماز ظہر و عصر ایک بجے سے اڑہائی بجے تک

دوسرا اجلاس

اڑہائی بجے سے تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ شروع ہوگی

پہلی اطلاع۔ دفتر نور منارہ والی مسجد کے جانب جنوب ہے جلسہ میں شامل ہونیوالے دوست نوٹ کر لیں

دوسری اطلاع۔ سالانہ جلسہ میں شرکت کیوجہ سے آئندہ بجائے ۳ جنوری کے ۱۰ جنوری کو پرچہ شائع ہوگا۔

نادر موقع سے فائدہ اٹھاؤ

مسجد مبارک والی سے صرف ایک قدم کے فاصلہ پر دو منزلہ عالیشان ہوادار مکان جو قریباً دس مرلوں میں ہے۔ فروخت ہوتا ہے مکان عین شہر کے مرکز میں واقعہ ہے۔ اور ہر طرح محفوظ۔ بازار و دفاتر مسجد مبارک ڈاکخانہ صرف ایک منٹ کے فاصلہ پر اگر یہ موقع ضایع کر دیا تو پھر ایسا مکان قادیان میں ملنا دشوار ہے پتہ

منیجر نور قادیان ضلع گورداسپور

عمدہ موقعہ اتفاق حسنہ سے ایک ۷۲ فٹ لمبا اور ۳۳ فٹ چوڑا ٹکڑا شہر کی آبادی میں ۱۲۵ فی مرلہ پر فروخت ہوتا ہے خواہشمند جلد درخواست کریں

ع۔ ح معرفت منیجر نور قادیان

ماں بچے کی نگہداشت گھر گھر بچوں کی بے وقت موت اور زچاؤں کی خرابی صحت کا کہرام مچا ہوا ہے۔ یہ کتاب ان غموں کو دور کرنے میں ایک تعویذ کا کام دیتی ہے۔ آپ ضرور منگائیں قیمت ۸/ **رفیق زمیندار** بلکہ ہر شخص کا بہترین راہبر ہے گاؤں میں رہنے والوں کے لئے یہ کتاب نعمت غیر مترقبہ ہے۔ طرح طرح کی بیماریوں سے بچنے روپیہ پیسہ جوڑنے مویشی پالنے اور ان کی بیماریوں کو دور کرنے بچوں کو پڑھنے پڑہانے کے طریقے وغیرہ لکھے گئے ہیں شہر والوں کے لئے بھی یہ مضامین کارآمد ہیں حکومت عالیہ پنجاب نے اس کی ڈیڑھ ہزار جلدیں دیہاتی کتب خانوں کے لئے خریدی ہیں قیمت ۱۲/ ۔ پتہ مولوی محمد قمر پبلشر سلسلہ سرمایہ افضل گڑھ [illegible] (ا۔ب)